زرِ سالانہ دو روپے | اردو کی نئی اور پرانی مطبوعات کا خبر نامہ | رجسٹرڈ نمبر ایل 46/ 18

ماہنامہ نگارشات امروہہ
۲۴۴۲۲۱

جلد (۲) | دسمبر ۱۹۷۲ء | شمارہ (۳)

آپ کا صفحہ —— مراسلہ نگاروں کی تحریروں سے "نگارشات" کا متفق ہونا ضروری نہیں

ارمغانِ مالک
(۱)

ارمغان مالک کی رسم اجرا کا مبارک کام جس جلسے میں ہوا اس کی صدارت کچھ وقت کے لیے ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب نے کی اور کچھ وقت ڈاکٹر سید نور الحسن صاحب وزیر تعلیم نے فرمائی۔ یہ مسرت کی بات ہے اس لیے کہ ڈاکٹر سید نور الحسن صاحب ہندوستان کی تاریخ پر عالمانہ نظر رکھتے ہیں اور علم دوست شخصیت ہیں۔ دوسرے لوگوں کو مالک رام صاحب کی تقلید کرنا چاہیے۔

اس مسرت کے اظہار کے ساتھ یہ افسوسناک واقعہ بھی درج کرنا چاہتا ہوں جو دہلی میں مشہور ہے کہ جناب جگن ناتھ آزاد اس رسم اجرا میں احتجاجاً شریک نہیں ہوئے اور شرکت سے اس لیے معذوری ظاہر کی کہ انہیں نظر انداز کر کے جناب گوپی چند نارنگ اور علی جواد زیدی صاحب کا نام مرتبین کی حیثیت سے استعمال کیا گیا۔ آزاد صاحب مجلس ادارت کے محض ایک عام ممبر بنا کر رکھ دیے گئے اس حق تلفی کو گوپی چند نارنگ اور علی جواد زیدی صاحبان نے کیسے گوارہ کیا اور ان سے بھی بڑھ کر خود مالک رام صاحب نے کیوں منظور کیا۔ جن کے ایک اشارہ ابرو پر سب کچھ منحصر تھا۔ پیش لفظ میں کرنل زیدی صاحب نے کتاب کی مجلس ادارت کے نام گنائے ہیں لیکن دو صفحے قبل ڈاکٹر سید عابد حسین، خواجہ غلام السیدین صاحب اور ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب کے ناموں کا بھی اندراج کیا گیا ہے۔ جن کا علم کرنل زیدی صاحب کو بھی نہیں تھا۔ ظاہر ہے انہوں نے ترتیب میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے ناموں کی نمائش کیا ضروری تھی۔ مالک رام صاحب کو چاہیے تھا کہ ان چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر ضرور توجہ دیتے۔

لطیفہ یہ ہے کہ ارمغان مالک کے یہ معنی کسی طور کھینچ تان کر بھی نہیں ہو سکتے کہ یہ کتاب مالک رام صاحب کو نذر کی گئی ہے۔ اس کے برعکس و برخلاف یہ معنی ہوتے ہیں کہ یہ کتاب مالک رام صاحب کی جانب سے تحفہ ہے۔ مثلاً شیخ محمد اکرام کی دو کتابوں کے نام پیش کرتا ہوں ارمغانِ پاک یعنی پاکستان کا تحفہ اور ارمغان غالب۔ یعنی غالب کا تحفہ۔ ان ناموں کا مطلب پاکستان کے لیے تحفہ اور غالب کے لیے تحفہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ ارمغان آصف بھی اسی انداز کا نام ہے جس میں آصف علی مرحوم کی تحریریں جمع کی گئی ہیں۔ شاید ہوا یہ ہے کہ کسی شخص نے ازراہ شوخی کتاب کا نام ارمغانِ مالک تجویز کیا جسے فاضل مرتبین کرام نے غور و فکر کیے بغیر تسلیم کر لیا اور یہ نہ سمجھ سکے کہ اس نام کے ساتھ یہ کتاب مالک رام صاحب کا تحفہ ہو جائے گی۔ جو مالک رام صاحب ہی کو پیش ہوگا۔ ستم ظریفی اسی کو کہتے ہیں۔ عطائے خود بہ لقائے خود (ارمغان/ تحفہ، ہدیہ، سوغات۔ / ن)

ارمغان مالک میں مالک رام صاحب کے مضامین اور کتابوں کی فہرست اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں

شامل ہے یہ بہت مفید کام ہے ۔ اردو فہرست کا مرتب عرش ملسیانی صاحب کو بتایا گیا ہے ۔ تعجب یہ ہے کہ انگریزی میں منتقل ہو کر یہی کسی چندن صاحب کے نام سے منسوب ہوگئی حالانکہ ان میں سے کسی ایک کا نام مترجم کے طور پر ہونا چاہیے تھا ۔ اردو فہرست کی عبارت پر مالک رام صاحب کے انداز تحریر کی گہری چھاپ ہے ۔ تعجب نہیں جو طباعت سے قبل مالک رام صاحب نے اس پر قلم لگایا ہو ۔ پہلے یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ علی جواد زیدی صاحب نے فہرست مرتب کی ہے ۔ حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے ۔ لیکن یہ کام مالک صاحب سے استفادہ کرنے والوں کے لیے بہت خوب ہوگیا ۔ مالک رام صاحب کو ان کی خدمات کا اعتراف مبارک ہو ۔

منظور احمد قدوائی دلی یونیورسٹی

(۲)

ارمغانِ مالک کے لائق مرتبین نے اسلامیات پر میرے کئی مضامین کو مالک رام صاحب کی ملکیت قرار دیا ہے ۔ میں نے اس بارے میں چند خطوط مجلس ارمغان مالک نئی دہلی کے پتے پر لکھے مگر کوئی جواب نہ آیا ۔ چونکہ یہ غلطی پھیلنے والی ہے ۔ اس لیے ضروری ہے کہ بروقت اس کا اس کا تدارک کیا جائے میرے اور مالک رام صاحب کے نام میں صرف رام اور ایم ۔ اے ۔ مشترک ہے مگر اس قسم کا اشتراک بہت سے ناموں میں مل جاتا ہے سید سلیمان ندوی کے بہت سے مضامین مولانا ابوالکلام آزاد کی زندگی ہی میں مولانا ابوالکلام کے مجموعوں میں شائع ہوتے رہے ۔ اور وہ پراسرار طور پر خاموش رہے ارمغان مالک میں فہرست نگارشات مالک کے تحت میرے مضامین کی شمولیت پر بھی مالک رام صاحب کی خاموشی معنی خیز ہے ۔ میں نے اپنا فرض جانا کہ اپنی حقیر کاوشوں کے بارے میں جو فاران اور تجلّی وغیرہ رسائل میں شائع ہوئی تھیں آپ کے موقر رسالے کے ذریعے اہل علم کو بتا دوں ۔ مہیش پرشاد کے خطوط غالب ان کے مرنے کے بعد محقق اردو ، مالک رام صاحب کے نام سے چھاپ دیے گئے ۔ مگر میرے ساتھ تو یہ کرم میری زندگی ہی میں کیا جا رہا ہے میرے مضامین مالک رام صاحب کے نام سے منسوب کر دیے جائیں گے تو ان کا قد بڑھ نہیں جائے گا اور میرا گھٹ نہیں جائے گا ۔ مالک رام صاحب کا اتنا نقصان ضرور ہوگا کہ اُن کی اصل تحریریں بھی مشکوک ہو جائیں گی ۔ اور دس بیس برس بعد حقیقت حال جان کر لوگ مالک رام صاحب کے بارے میں غلط رائے قائم کریں گے ۔ جو فی الواقع افسوس کی بات ہوگی ۔

ناتھ رام ایم ۔ اے نئی دہلی

مالک ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر ایم۔ اے۔ ایچ رضوی۔ مطبوعہ کوہ نور پریس، لال کنواں دہلی۔ پتہ۔ نگارشات امروہہ ۲۴۴۲۲۱

مشہور شاعر رفعت سروش کی منتخب ریڈیائی نظمیں

اعلیٰ کتابت رنگین ڈسٹ پیپر

عروجِ آدم

خوب صورت طباعت۔
بہترین بائنڈنگ۔

قیمت۔ صرف پانچ روپے۔ علاوہ محصول۔

گرمیٔ اندیشہ

صغیر احمد صوفی کی شاعری احساس کی شاعری ہے احساس جو لطیف بھی ہے اور شدید بھی۔ صوفی کی شاعری فکر اور اسلوب کی شاعری دونوں اعتبار سے تازہ دم ہے کتابت و طباعت اعلےٰ۔ خوب صورت جلد۔ قیمت:۔ پانچ روپے علاوہ محصول۔

جزیرۂ سخنوراں

غلام عباس کا یہ مشہور ناول اردو میں طنز کا کارنامہ ہے ناول میں روایتی شعراء کی بے رنگی، کھوکھلے پن اور زندگی سے بے تعلقی کو بے حد فن کارانہ انداز میں اجاگر کیا گیا ہے کہ کوئی پڑھنے والا ان کے تخیل کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتاب کی سب سے بڑی خوبی، زبان کی شگفتگی اور بیان کی سچائی ہے۔ سخنوروں کی محفل شعر و سروران کی رہائش غرض کسی متعلقہ موضوع کو لکھتے وقت مصنف کا قلم او چھا نہیں پڑا ہے

قیمت دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

پری خانہ

اودھ کے آخری عیاش تاجدار رنگیلے پیا جان عالم واجد علی شاہ کے معاشقوں کی داستان خود انھیں کی زبان سے سنیئے۔ عورت ان کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ حرم سرا کی خود نوشت رنگین داستان میں انہوں نے فرانس کے انقلابی مفکر روسو کی طرح بڑی بے باکی سے اپنے معاشقوں کی عبرت ناک کہانی سناتے ہوئے اپنی تمام جنسی کمزوریوں کا اعتراف کیا ہے۔ قیمت صرف تین روپے علاوہ محصول۔

کتیا

شوکت تھانوی کا معرکہ آرا ناول

نام پڑھ کر ہی قہقہہ مار کر ہنسنے کو جی چاہتا ہے۔ پھر سوچئے کہ اس ناول میں کیا کچھ ہوگا۔ موجودہ دور میں جتنے پڑھنے والے شوکت کو ملے اتنے اور کسی کو نہیں ملے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آج بھی ان کے پڑھنے والوں میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہی ہوا۔ ہم نے ان کا یہ معرکتہ الآرا ناول چھاپ کر دراصل ان کے پڑھنے والوں کی فرمائش پوری کی ہے

قیمت۔ تین روپے۔

غم غلط

شوکت تھانوی کا شمار اردو کے مزاحیہ نگاروں کی صف اول میں ہوتا ہے۔ ان کی ساری غم غلط شاعری کو اس مجموعہ میں یکجا کر دیا گیا ہے یہ مجموعہ مزاحیہ ادب میں ایک اضافہ ہے۔ قیمت دو روپے۔ علاوہ محصول۔

چچا چھکن

امتیاز علی تاج کے چچا چھکن کی بدحواسیاں ضرب المثل بن چکی ہیں اور اس جاندار شخصیت نے اتنی مقبولیت پائی ہے کہ بہت سے لکھنے والوں نے تاج کی تقلید میں چچا چھکن پر طبع آزمائی کی ہے ع مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی۔ قیمت ڈھائی روپے

بک کار دانشمندان اسٹریٹ امروہہ ۲۴۴۲۲۱ (یو۔ پی)